روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 2 ستمبر 2013ء 25 شوال 1434 ہجری 2 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 199

پہلی شریعتوں کا ناسخ

حضرت ابن سبع آیت خاتم النّبیّن سے استدلال فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو منسوخ کردیا ہے

(الخصائص الکبریٰ للسیوطیؒ جلد2صفحہ 187)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں تشریف لائے تھے جبکہ تمام دنیا اور تمام قومیں بگڑ چکی تھیں اور مخالف قوموں نے اس دعویٰ کو نہ صرف اپنی خاموشی سے بلکہ اپنے اقراروں سے مان لیا ہے۔ پس اس سے بداہت نتیجہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت ایسے وقت میں آئے تھے جس وقت میں ایک سچے اور کامل نبی کو آنا چاہئے۔ پھر جب ہم دوسرا پہلو دیکھتے ہیں کہ آنجناب صلعم کس وقت واپس بلائے گئے تو قرآن صاف اور صریح طور پر ہمیں خبر دیتا ہے کہ ایسے وقت میں بلانے کا حکم ہوا کہ جب اپنا کام پورا کر چکے تھے۔ یعنی اس وقت کے بعد بلائے گئے جبکہ یہ آیت نازل ہو چکی کہ مسلمانوں کے لئے تعلیم کا مجموعہ کامل ہوگیا اور جو کچھ ضروریات دین میں نازل ہونا تھا وہ سب نازل ہو چکا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی خبر دی گئی کہ خداتعالیٰ کی تائیدیں بھی کمال کو پہنچ گئیں اور جوق در جوق لوگ دین اسلام میں داخل ہو گئے اور یہ آیتیں بھی نازل ہوگئیں کہ خداتعالیٰ نے ایمان اور تقویٰ کو ان کے دلوں میں لکھ دیا اور فسق و فجور سے انہیں بیزار کردیا اور پاک اور نیک اخلاق سے وہ متصف ہو گئے اور ایک بھاری تبدیلی ان کے اخلاق اور چلن اور روح میں واقع ہوگئی۔ تب ان تمام باتوں کے بعد سورۃ النصر نازل ہوئی جس کا ماحصل یہی ہے کہ نبوت کے تمام اغراض پورے ہوگئے اور اسلام دلوں پر فتحیاب ہوگیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام طور پر اعلان دے دیا کہ یہ سورت میری وفات کی طرف اشارہ کرتی ہے بلکہ اس کے بعد حج کیا اور اس کا نام حجۃ الوداع رکھا اور ہزارہا لوگوں کی حاضری میں ایک اونٹنی پر سوار ہوکر ایک لمبی تقریر کی اور کہا کہ سنو! اے خدا کے بندو! مجھے میرے رب کی طرف سے یہ حکم ملے تھے کہ تا میں یہ سب احکام تمہیں پہنچادوں پس کیا تم گواہی دے سکتے ہو کہ یہ سب باتیں میں نے تمہیں پہنچادیں۔ تب ساری قوم نے بآواز بلند تصدیق کی کہ ہم تک یہ سب پیغام پہنچائے گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اے خدا ان باتوں کا گواہ رہ۔

(نور القرآن- روحانی خزائن جلد 9صفحہ 361)

ایم ٹی اے کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایم ٹی اے کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ہم عاجز گنہگاروں اور کمزوروں کے سپرد اللہ تعالیٰ نے یہ کام کیا تھا کہ تمام دنیا کی قوموں کو (۔) واحدہ میں تبدیل کردو۔ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی تھی کہ دنیا سے تمام سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرو اور وہ ہاتھ حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہے اس ہاتھ پر اکٹھا کرنے کیلئے ہماری مجبوریاں، ہماری بے کسیاں، ہماری بے بساطی حائل تھیں...... مگر دیکھتے دیکھتے آسمان سے وہ تقدیریں نازل ہوئی ہیں جنہوں نے اس خواب کو آج کی ایک حقیقت میں تبدیل کر دیا۔''

(الفضل انٹرنیشنل 30/جولائی 1993ء صفحہ 8)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضروری درخواست
برائے خریداران

۞ جن خریداران الفضل کا بقایا ہے۔ ان کی خدمت میں جولائی 2013ء میں خط ارسال کیا گیا تھا۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنا بقایا ادا فرما دیں۔ ایسے خریدار جنہوں نے ابھی تک بقایا ادا نہیں کیا ان کی خدمت میں مجبوراً VP ارسال کی جا رہی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ VP وصول فرماویں۔ تا کہ ان کا اخبار جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مشعل راہ

خدا تعالیٰ کی بخشش بے انتہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 14 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو تو فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ نہیں اے میرے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں، تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں، پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔ اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی اس پر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔"

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

تو اللہ تعالیٰ نے راہ چلتے تماش بین کو وہاں بیٹھنے کی وجہ سے بھی بخش دیا کیونکہ اس وقت اس کے کانوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی آواز پہنچ رہی تھی۔ ہماری (۔) میں حدیث کے درس ہوتے ہیں یا مختلف ملفوظات وغیرہ کے اجلاسات ہیں، اجتماعات ہیں تو ان میں پہلے سے بڑھ کر ہماری حاضریاں ہونی چاہئیں۔ کیا پتہ اللہ تعالیٰ کو کس وقت کیا چیز پسند آ جائے اور ہماری بخشش کے سامان ہو جائیں۔ پھر جمعہ ہے، اپنے کام کی خاطر بعض لوگ جمعہ چھوڑ دیتے ہیں تو یہ خاص طور پر عبادت کا دن ہے ہفتہ میں ایک دن آتا ہے۔ خطبہ ہے نماز ہے اس کو ضرور سننا چاہئے اور ہر وہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہمیں کیا علم کس وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی بخشش حاصل کرنے والے ہو جائیں۔

(روزنامہ الفضل 10/اگست 2004ء)

بسلسلہ صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ برطانیہ

انگلستان میں احمدیہ مشن کے قیام کا ابتدائی احوال

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال 1912ء میں عربی میں ایم اے کی ڈگری حاصل کر کے اپنے عہد وقف زندگی کے مطابق قادیان آ چکے تھے۔ 1913ء میں حضرت خلیفہ اول نے تحریک فرمائی کہ ہمیں لندن مشن کے لئے ایک مربی کی ضرورت ہے جس پر حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال اور حضرت مولوی محمد الدین صاحب نے اپنا نام پیش کیا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے زیادہ اخراجات کا عذر کر کے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (مصلح موعود) نے انجمن انصاراللہ کی طرف سے چندہ بھجوایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ رقم بڑی خوشی سے چوہدری صاحب کے حوالہ کر دی۔ وہاں حضرت میر ناصر نواب صاحب بھی تشریف فرما تھے انہوں نے بھی ایک سو پانچ روپے حضرت کی خدمت میں اس سلسلہ میں پیش کئے۔ علاوہ ازیں بعض اور دوستوں نے بھی چندہ دیا لیکن پوری رقم سات سو سے کم رہی ایک سو پانچ روپے حضرت خلیفہ اول کی فہمائش پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیا گیا۔ سنت صوفیا کے مطابق آپ نے یہ رقوم وصول کر لیں۔ ڈیڑھ سو روپیہ کی ضروری کتابیں بخاری و مسلم وغیرہ خرید لیں اور کوئی نیا جوڑا نہیں بنایا اور اسی حالت میں قادیان سے روانہ ہو کر 25 جولائی 1913ء کو لندن تشریف لے گئے اور 11/اگست 1913ء کو ووکنگ چلے گئے۔ اس وقت خواجہ کمال الدین صاحب وہاں موجود نہ تھے چار پانچ روز بعد واپس آئے۔ ہندوستان سے آئی ہوئی ڈاک پہنچی۔ تو ایک خط مولوی محمد علی صاحب کا بھی تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ چوہدری فتح محمد، میاں محمود احمد کا خاص آدمی ہے جو آپ کی جاسوسی کے لئے بھیجا گیا ہے۔ خواجہ صاحب نے خط پڑھ کر چوہدری صاحب سے پوچھا تو چوہدری صاحب نے اس الزام کی تردید کی اور بتایا کہ آپ بے فکر رہیں میں آپ کی مدد کے لئے اور دعوت حق کے لئے آیا ہوں۔ حضرت میاں صاحب نے انصاراللہ کی مد سے صرف اس لئے رقم دی کہ مولوی محمد علی صاحب نے متعدد دفعہ مدد کرنے سے صاف انکار کیا تھا۔

لیکن خواجہ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی بات اپنے دل میں بٹھا لی اور پہلے تو حضرت خلیفہ اول کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ خدا کرے اب وہ دن آئے کہ سید محمد حسین اور مولوی محمد علی یہاں ہوں۔ پھر صاف لکھا کہ گو چودھری فتح محمد صاحب کی آنکھ کی تکلیف میں افاقہ ہے لیکن ارادہ نہیں کہ وہ کام شروع کریں۔ لیکن جب دربار خلافت میں کوئی شنوائی نہ ہوئی تو خواجہ صاحب نے ''پیغام صلح'' میں ''برادران'' کے نام کھلا خط شائع کر دیا۔ جس میں لکھا۔ ''میری تجویز یہ ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو بہت جلد یہاں بھیج دیا جاوے اور میں ان کے ہمراہ دو ڈیڑھ ماہ رہوں۔ جب ان کا یہاں کے احباب سے رابطہ ہو جائے تو میں ہندوستان آ جاؤں۔ موجودہ صورت میں اگر میں چلا آؤں پھر چودھری فتح محمد صاحب اور شیخ نور احمد صاحب دونوں کے لئے اس اہم اور بھاری کام کا چلانا سخت دشوار ہو جائے گا۔ اس لئے جتنی جلدی ہو سکے جناب مولوی محمد علی صاحب کو یہاں بھیجنے کا انتظام کریں۔ یہی پیغام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کی طرف سے آیا۔ یہ تو بیرونی رنگ میں ان کی چوہدری صاحب کے واپس بھجوانے کی جدوجہد تھی۔ جہاں تک دعوت الی اللہ کے کام کا تعلق تھا انہوں نے چوہدری صاحب کو سختی سے ہدایت دی کہ دعوت الی اللہ کے وقت حضرت مسیح موعود کا نام ہرگز نہیں لینا۔ اس اختلاف کی بناء پر چودھری صاحب ووکنگ چھوڑ کر فوکسٹن چلے آئے اور حضرت خلیفہ اول تک اصل واقعات بھجوا دیئے۔

حضور نے حکم بھیجا کہ فوراً ووکنگ واپس چلے جاؤ اور جب موقع ملے۔ حضور کا نام ضرور لیں۔ دعوت الی اللہ ہی کے لئے تو میں نے آپ کو بھیجا ہے۔ دعوت الی اللہ سے آپ کو کوئی روک نہیں سکتا اور نہ کسی کا حق ہے۔ باقی امور میں آپ خواجہ صاحب کی اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ امیر ہیں اس پر آپ پھر ووکنگ آ گئے اور حضرت خلیفہ اول کے منشاء کے مطابق دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ آپ ہی نے بیت ووکنگ کا افتتاح کیا اور سب سے پہلا پبلک لیکچر دیا۔ جس کا اعتراف خواجہ صاحب نے ''اسلامک ریویو'' میں بھی کیا حضرت خلیفہ اول کی وفات پر خواجہ صاحب خلافت سے ہمیشہ کیلئے کٹ گئے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم سے محترم سیال صاحب لندن آ گئے اور وہاں سب سے پہلا احمدیہ مشن قائم کر دیا۔ جواب مشہور عالم ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 457)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تبھی مضبوط ہوتا ہے جب یہ یقین ہو کہ خداتعالیٰ مجھے ہروقت دیکھ رہا ہے

جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے لڑکوں کی تربیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی لڑکیوں کی۔ اور لڑکوں کی تربیت میں بعض معاملات میں خاص طور پر ماں باپ دونوں کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور یہ بہت ضروری ہے

پاک معاشرے کے قیام کے لئے عورت کو مردوں سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران ہے کیونکہ وہ قوم کی نئی نسل کی تربیت گاہ ہے، کیونکہ وہ جماعت کی امانت جو بچوں کی شکل میں ان کے پاس ہے اُس کی امین ہے

پس میں عورتوں سے کہوں گا کہ اپنے گھروں کی نگرانی کا حق ادا کریں۔ نئی نسل کی تربیت کا حق ادا کریں

دنیا کی خواہشات کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خداتعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اس تعلق میں مضبوطی پیدا کرتی چلی جائیں

اپنے نیک نصیب ہونے اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دعائیں بھی کریں اور بہت دعائیں کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب فرمودہ 25 جولائی 2009ء بر موقع جلسہ سالانہ یوکے بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

’’میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالَم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ اُس کو بھروسہ دنیوی اسباب پر ہے یہ یقین اور یہ بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالَم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے‘‘۔

(کتاب البریۃ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 291-292 حاشیہ)

جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے اُس زمانہ میں دنیا کی یہ حالت تھی جس کا ہر وہ دل جس میں خدا تعالیٰ کا خوف تھا اور جس کے دل میں (-) کا کچھ درد تھا، اظہار کرتا تھا اور دُعائیں کرتا تھا کہ کوئی مردِ میدان کھڑا ہو اور (-) کی اس ڈولتی کشتی کو سنبھالے۔ دُنیا میں ہمیشہ ایسی ہی حالتیں ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی بھیجتا ہے تاکہ وہ انبیاء لوگوں کو اپنے پیدا کرنے والے کی پہچان کروانے کی کوشش کریں۔ ایسی ہی حالت کا قرآن کریم نے ایک جگہ یوں نقشہ کھینچا ہے، فرمایا: ظَھَرَ الْفَسَادُ ...... (سورۃ الروم 42) یعنی خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد برپا ہو گیا اور اِس فساد کا اور بہت بڑے فساد کا، جس نے تمام دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا وہ زمانہ تھا جب اِس فساد کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے عظیم نبی کو، جن کا نام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، کُل انسانیت کے لئے مبعوث فرمایا۔

حضرت مسیح موعود ان الفاظ کہ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی خشکی میں اور تری میں کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’مراد اِس سے یہ ہے کہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب سب بگڑ چکے تھے اور قسم قسم کے فساد اور خرابیاں اُن میں پھیلی ہوئی تھیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 578 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو اس حالت میں اُس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ آپ نے ایک انقلابِ عظیم برپا کر دیا۔ شرک کی انتہا کو پہنچے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والے ہو گئے۔ اخلاقی گراوٹوں کی انتہا کو پہنچے ہوئے با اخلاق بن گئے۔ خودغرضیوں کی تمام حدیں پھلانگنے والے حقوق العباد کی ادائیگی اور قربانی کی مثال بن گئے۔ عورتوں کے حقوق پامال کرنے والے عورتوں کے حقوق کے پاسبان بن گئے۔ وہ لڑکی جو کسی گھر میں جب پیدا ہوتی تھی تو باپ کا چہرہ سیاہ ہو جاتا تھا اور وہ شرم سے لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا تھا اور اِس تلاش میں ہوتا تھا کہ کب موقع ملے تو میں اِس کو زندہ درگور کروں۔ وہی لڑکی جنت کی بشارت کا سامان بن گئی اور عزت و احترام سے دیکھی جانے لگی اور اس انقلاب سے فیض پانے والے جو تھے اُن میں بتوں کو پوجنے والے بھی تھے، یہودیوں میں سے بھی تھے، عیسائیوں میں سے بھی تھے جن کی اِس فیض پانے کے بعد کایا پلٹ گئی اور اسلام کا جھنڈا بلندیوں پر لہراتا چلا گیا جب تک کہ مسلمان اُس تعلیم سے حقیقی رنگ میں فیض پاتے رہے اور اعمال صالحہ بجالاتے رہے۔ اور جب اُس تعلیم کو بھلایا تو پھر جو زوال تھا وہ لازم تھا اور وہ آیا اور پھر دوبارہ زمین میں فساد برپا ہوا۔ غیر مذاہب کی حالت تو تباہی کے گڑھے کی طرف لے جانے والی تھی ہی کیونکہ اُن کی تعلیمیں پرانی ہوچکی تھیں، ان میں کئی تبدیلیاں ہوچکی تھیں۔ خود (-) بھی شرک ظاہری اور خفی میں مبتلا ہو چکے تھے اور جیسا کہ میں نے بتایا خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے وقت اپنے خاص بندے مبعوث فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو دنیا میں بھیجا تاکہ وہ پھر اس دین کی شان اور عظمت قائم کرنے کے لئے جری اللہ کا کردار ادا کرے،............۔

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اس اقتباس میں اعلان فرمایا ہے، ...... وہ کام یہ تھے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھے کس لئے بھیجا گیا۔ فرمایا تاکہ ایمانوں کو مضبوط کریں، اللہ تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کریں، تیسرے یہ کہ عالَمِ آخرت کی حقیقت واضح کریں، چوتھے یہ کہ دنیاپرستی کی بجائے خداپرستی کی طرف دنیا کو لائیں، پانچویں یہ کہ قول و فعل کے تضاد کو دُور کر دیں، نمبر چھ یہ کہ اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف توجہ دلائیں۔

یہ چیزیں ہیں جو آپ نے اپنے اس اقتباس میں بیان فرمائی ہیں اور جب یہ باتیں پیدا ہوں گی تو پھر انسان اپنی پیدائش کے مقصد کو پہچاننے والا بن سکے گا۔ تب اُس حقیقی انقلاب سے حصہ پانے والا بن سکے گا جو آج سے چودہ پندرہ سو سال پہلے آیا تھا جس نے صدیوں کے مُردے زندہ کر دیئے تھے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو مان کر، آپ سے عہد بیعت کر کے ہم نے حقیقی روحانی انقلاب برپا کرنے والوں میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا۔ پس آج ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے جائزے لیتے ہوئے دیکھیں کہ کیا ہم ان مقاصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیتے ہوئے، جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے، اپنے آپ کو اُس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہے اور جو خوب کھول کر حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے اس زمانہ میں پیش فرمائی ہے۔

پس آئیں اور سب سے پہلے یہ جائزہ لیں کہ ہمارے ایمان کس حد تک مضبوط ہیں۔ دراصل تو یہ ایمان ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتا ہے۔ آخرت پر یقین پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرتا ہے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی طرف توجہ رہتی ہے۔ پس یہ سمجھ لینا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کو مسیح موعود مان لیا، مہدی موعود مان لیا تو ہم ایمان لانے والوں میں شامل ہو گئے۔ صرف اتنا کافی نہیں ہے۔ اس مان لینے کی حالت کو قرآن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا (سورۃ الحجرات 15) کہ یہ تو کہو کہ ہم نے کچھ حد تک فرمانبرداری اختیار کر لی لیکن ایمان فرمانبرداری سے اگلا قدم ہے۔ جب کامل فرمانبرداری ہو جائے تو پھر ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ پھر انسان ہر کام خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

بے شک تم نے اَسْلَمْنَا تو کہہ دیا لیکن اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے، فرماتا ہے کہ لَمْ تُؤْمِنُوا تم ایمان نہیں لائے۔ ابھی تم نے اس فرمانبرداری کی بہت سی منازل طے کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ (سورۃ الحجرات 15) کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ پس ایمان کا مسئلہ ایک بہت ہی نازک اور باریک مسئلہ ہے۔ اگر ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے یہ بات نظر نہ آئے کہ روحانی حالت میں ہمارا آج ہمارے گزرے ہوئے کل سے بہتر ہے تو پھر ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ایمان صرف اِسی کا نام نہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ لیا۔ .... پر ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذباتِ نفسانیہ انسان سے دُور ہو جاویں اور ایک گناہ سوز حالت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے'' (یعنی گناہوں کو جلانے والی حالت پیدا ہو جائے)۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 561 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

''ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اوّل درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آ جاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے یا کسی کالے سانپ کے منہ میں انگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے......'' اور (دوسرے یہ کہ) ''انشراحِ صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 561-562 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور انشراحِ صدر سے نیکی کیا ہے؟ یہ وہ اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے موافق ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق ہوں۔

پس یہ ہے ایمان کی حالت جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں۔ اب دیکھیں اور جائزے لیں۔ قرآن کریم کھولیں اور پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کے کیا احکام ہیں۔

آجکل کے معاشرے میں بعض نوجوان بچوں اور بچیوں پر دنیاوی تعلیم کی وجہ سے یہ اثر ہے کہ مستقل دینی ماحول میں رہنا، ہر وقت اللہ رسول کی باتیں سننا، اِس قسم کی یکسانیت ہے جس سے کبھی کبھی اُن کو باہر آنا چاہئے اور یہ Fun ہے، یہ ایک تفریح ہے۔ یہ تفریح ہے جو اُن کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ خیالات عام ہوتے جا رہے ہیں۔ اِس بات سے کوئی انکار نہیں کہ دماغی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے تفریح ہونی چاہئے لیکن اگر کوئی تفریح اللہ تعالیٰ کے واضح حکموں کے خلاف ہے تو وہ تفریح نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے آگ میں گرنے کے مترادف ہے یا سانپ کے منہ میں اُنگلی دینے کے برابر ہے یا زہر کا پیالہ پینے والی بات ہے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان تبھی مضبوط ہوتا ہے جب یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے۔ بعض برائیاں اس لئے پیدا ہو جاتی ہیں کہ برائی کرنے والا سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے کوئی دیکھ نہیں رہا اور اُس وقت انسان یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ......(سورۃ ال عمران 157) کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر ایمان یہی ہے کہ انسان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ہو۔

مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اگر پردہ کا حکم دیا ہے تو پردہ کا یہ حکم صرف جلسہ پر آنے کے لئے نہیں دیا۔ یا جماعتی فنکشنز پر (بیت الذکر) آنے کے لئے نہیں دیا۔ یا میرے سے ملاقات کے وقت کے لئے صرف یہ حکم نہیں دیا گیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مومنوں کی بیویوں کو یہ حکم دیا ہے، جیسا کہ فرماتا ہے..........(الاحزاب:60) اور مومنوں کی بیویاں جب گھر سے باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادروں کو اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ یہ مومنوں کی بیویوں کی پہچان ہے اور مومنوں کی بیویاں بھی مومن ہی ہوتی ہیں۔ شادی کے احکام میں بھی یہی حکم ہے کہ تم مومن عورتوں سے شادی کرو یا مومن عورتوں کو یہ حکم ہے کہ تم مومن مردوں سے شادی کرو۔ پس یہ پردہ کسی خاص موقع کے لئے نہیں ہے بلکہ گھروں سے باہر نکلتے ہوئے ہر اُس عورت کے لئے فرض ہے جو اپنے آپ کو مومن کہتی ہے اور بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرنے کا دعویٰ کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی جماعت میں اپنے آپ کو شامل سمجھتی ہے۔ اور اس میں ان مردوں کے لئے بھی حکم ہے جو اپنی بیویوں کے پردے اس لئے اتروا دیتے ہیں کہ ہمیں باہر سوسائٹی میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ بڑا Backward ہے، اپنی بیویوں کو پکّا پردہ کرواتا ہے۔ یہاں یورپ میں پردہ کے خلاف وقتاً فوقتاً اُبال اُٹھتا رہتا ہے اور فرانس اِس میں پیش پیش ہوتا ہے۔ وہیں سے عام طور پر یہ تحریکیں شروع ہوتی ہیں اور پھر ردّعمل کے طور پر (-) کی طرف سے پردہ برداروں کا ایک جلوس نکلنا شروع ہو جاتا ہے اور پردہ کے ان جلوسوں میں اکثر منہ لپیٹے ہوئے وہ لوگ ہوتے ہیں اور پردہ کرنے والوں کی ان میں ایسی تعداد ہوتی ہے جو آپ کو بازار میں اکثر ننگے منہ پھرتی نظر آئیں گی بلکہ لباس بھی قابلِ شرم ہوں گے۔ یہ اس لئے ہے کہ اُن کی کوئی رہنمائی نہیں ہے۔ ایک وقتی جوش اور اُبال ہے جو ردعمل کے طور پر ظاہر ہوتا ہے اور جو پردے پر پابندی کا ردعمل ہے۔ لیکن ایک احمدی عورت اور ایک احمدی نوجوان لڑکی جو پردہ کی عمر کو پہنچ چکی ہے، اُسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پردہ اُس کے ایمان کا حصہ ہے۔ ان احکامات میں سے ہے جن کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی احمدی بچیاں اِس حقیقت کو سمجھتی ہیں۔

گزشتہ دنوں پردہ کے خلاف فرانس میں جو رو چلی تھی اُس پر ایک احمدی نوجوان بچی جو وقفِ نو بھی ہے اور جرنلزم میں ماسٹرز کر رہی ہے، اُس نے اخبار کو خط لکھا کہ ایک طرف تو یورپ فرد کی آزادی اور مذہبی آزادی کا نعرہ لگاتا ہے اور دوسری طرف پردہ جو ہمارے مذہب کے احکامات میں سے ایک حکم ہے اس پر تم پابندی لگاتے ہو جبکہ ہم جو پردہ کرنے والی خواتین ہیں اسے خوشی سے قبول کرتے ہوئے اپنے خدا کے حکم کے مطابق اس پر عمل کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ تمہارا جو مذہبی آزادی دینے کا دعویٰ ہے صرف ایک اعلان ہے اور اِس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ آج کل (-) میں سے اکثریت ایسی ہے جو پردہ نہیں کرتی اور اب تو ان کے لباس بھی اتنے ننگے ہو گئے ہیں کہ ٹی وی وغیرہ پر بعض دفعہ جو پروگرام آ رہے ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر شرم آتی ہے اور پھر یہ (-) کہلانے والی ہیں اور خشکی اور تری میں فساد سے یہی مُراد ہے کہ نہ دین باقی رہا نہ...... باقی رہا لیکن پھر بھی (-) کہلانے والی ہیں۔

لیکن ایک احمدی عورت جس نے حضرت مسیح موعود کو مانا ہے اُسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس نے احمدیت صرف اپنے ماں باپ کی عزت کی وجہ سے قبول نہیں کرنی یا صرف اِس لئے اپنے آپ پر احمدیت کا لیبل چسپاں نہیں کرنا کہ ایک احمدی گھرانے میں پیدا ہونے کی مجھے سعادت ملی ہے اور اس کے علاوہ میرا کوئی اور راستہ نہیں کہ میں اپنے احمدی ہونے کا اعلان کروں کیونکہ میرے گھر والے احمدی ہیں، میرا خاندان احمدی ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ ایک احمدی عورت کو احمدیت کی تعلیم کا پتہ ہونا چاہئے۔ ایمان کی مضبوطی کا پتہ ہونا چاہئے۔ ایک احمدی کی عزت اس بات میں ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے کے بعد اپنے ایمان میں اتنی مضبوطی پیدا کریں کہ دنیا کی کوئی خواہش اسے اس کے ایمان سے ہٹا نہ سکے، اس کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکے۔

احمدی ماؤں کا بھی یہ کام ہے کہ اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اُس کو راضی کرنے کے لئے ہر کوشش اس کی اوّلین ترجیح ہو اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک احمدی مائیں بھی اپنے آپ کو ایمان کے اعلیٰ معیار تک لے جانے کی کوشش نہیں کریں گی۔ ماؤں کے قدموں میں جو جنت رکھی گئی ہے وہ اس لئے ہے کہ جہاں اُن کا اپنا ایمان اور خشیّت اللہ بلندیوں پر ہو وہاں اُن کی نیک تربیت سے اُن کے بچوں کے ایمان بھی ترقی پذیر ہوں ورنہ ہر ماں تو جنّت کی خوشخبریاں دینے والی نہیں ہے۔ پس ہمیشہ حضرت مسیح موعود کے اس فقرے کو یاد کریں کہ میں ایمانوں کو مضبوط کرنے آیا ہوں۔

پردہ کی ایک مثال میں نے یہاں کے ماحول کے بچیوں کی ذات پر اثر انداز ہونے کی وجہ سے دی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی مثالیں ہیں۔ یہاں سے میری مراد صرف انگلستان کی احمدی عورتیں اور نوجوان لڑکیاں نہیں ہیں بلکہ یورپ میں بسنے والی بھی ہیں اور امریکہ، کینیڈا وغیرہ میں بسنے والی بھی ہیں اور افریقہ میں بسنے والی بھی ہیں اور ایشیا میں بسنے والی بھی ہیں اور جو بھی مغرب کے ماحول سے یا غلط قسم کے ماحول سے، آزادی کے ماحول سے متأثر ہو کر قرآن کریم کی واضح تعلیم اور واضح حکموں کی خلاف ورزی کرتی ہیں وہ اپنے ایمانوں میں کمزوری دکھا رہی ہیں۔ بلکہ اب تو مجھے پاکستان سے بھی شکایات آتی ہیں کہ بعض شہروں میں نوجوان لڑکیوں کے لباس قطعاً ایسے نہیں کہ وہ احمدی کہلا سکیں۔ جہاں اکثریت اللہ کے فضل سے شرعی احکامات کی پابندی کرنے والی ہے وہاں کئی پرانے اور اچھے احمدی خاندانوں کی لڑکیاں اپنے حجابوں سے نہ صرف باہر آ رہی ہیں بلکہ بعض اوقات ان کے لباس بھی قابلِ اعتراض ہوتے ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA کے ذریعہ تمام دنیا میں براہِ راست پیغام پہنچ جاتا ہے اس لئے مَیں جب بھی کسی بڑے فنکشن میں بات کرتا ہوں تو تمام دنیا کے احمدیوں کو ذہن میں رکھ کر کرتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ منہ سے یہ کہہ دینا کہ ایمان کے جو تمام رکن ہیں ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں، اس لئے کوئی نہیں جو ہمیں مومن کہنے سے روک سکے، یہ بڑی غلط سوچ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شیطان ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے پہلے حملہ کرتا ہے اور پھر بڑی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بعض نوجوان بچے بچیاں یہ سمجھتے ہیں کہ بعض حرکات مثلاً لڑکے لڑکی کا جو نامحرم بھی ہیں اکیلے بازاروں میں گھومنا، لڑکے لڑکیوں کے گروپ کا ناچ گانے کی محفلیں لگانا وغیرہ اور اس طرح کی بہت سی جو اور برائیاں ہیں یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ اس پہ زیادہ زور نہیں دینا چاہئے۔ ان کو برائیاں سمجھ کر پھر یہ خیال کرنا کہ احمدی معاشرہ ان باتوں کو ناپسند کرتا ہے، یہ بھی ان کی سوچ ہے کیونکہ جماعت ان معاملات میں زیادہ سخت ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ سب غیر اخلاقی باتیں ہیں اور دین (-) اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ لیکن اگر ان کی کوئی ایسی سوچ ہوتی ہے کہ کیونکہ احمدی معاشرہ ناپسند کرتا ہے اس لئے کرتے جاؤ اور اگر کوئی احمدی انہیں نہیں دیکھ رہا جسے ہماری یہ باتیں ناپسند ہیں یا پھر کوئی عہدیدار نہیں دیکھ رہا جس سے خطرہ ہو کہ شکایت پہنچ جائے گی یا کوئی بھی ایسا شخص جس سے یہ خطرہ ہو کہ شکایت لگا دے گا، وہ نہیں دیکھ رہا تو جو مرضی کرو، جس طرح دل چاہے کرو۔ یہاں مغربی معاشرے کا اثر ہے کہ جو برائی اپنی

مرضی سے کی جائے جس سے دوسرے کا نقصان نہ ہوتا ہو تو وہ چاہے جتنی بھی اخلاق سوز ہو اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ اگر خدا تعالیٰ پر یقین ہے، جس کے ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے، تو کبھی یہ سوچ نہیں ہوسکتی اور جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو بھی تم عمل کرتے ہوئے مَیں دیکھ رہا ہوں۔

اگر ہر کام کرنے سے پہلے، چاہے آپ اُسے چھوٹا ہی سمجھ رہی ہوں، یہ خیال دل میں لے آئیں کہ جو میں کرنے جا رہی ہوں اسے خدا دیکھ رہا ہے۔ ایک طرف میرا احمدی ہونے کا دعویٰ ہے اور دوسری طرف جس کو احمدی معاشرہ یا (-) معاشرہ برا سمجھتا ہے وہ مَیں کر رہی ہوں تو یقیناً (-) میں ایسی حرکتیں منع ہی ہیں تبھی برا سمجھا جاتا ہے۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو دنیا کے لہو ولعب سے بیزاری ہوگی اور نیک اعمال بجالانے کی طرف رغبت پیدا ہوگی۔

ایک طرف تو آج کل کے نام نہاد روشن معاشرے میں رہنے والے نوجوان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارے اندر سچائی ہے اور ہم حق بات کہنے سے نہیں جھجکتے اور دوسری طرف جو اپنا عہد بیعت ہے اسے نہیں نبھاتے تو یہ کیسی سچائی ہے؟ ایک اعلان جو ہر نوجوان لڑکی اور نوجوان لڑکا اور مرد اور عورت یہ کر رہے ہوتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا لیکن جب معاشرے کے لہو ولعب، کھیل کود کا معاملہ آجائے تو دین کی تعلیم بھول جاتے ہیں۔ ٹی وی چینلز اور انٹرنیٹ پر جو بیہودہ اور لغو فلمیں اور پروگرام دکھائے جاتے ہیں، یہ بعض نوجوان بچے بچیاں بڑے شوق سے دیکھتے ہیں بلکہ بعض گھروں میں پورا گھرانہ ان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ بڑے بھی اور چھوٹے بھی اور بچے بھی بلکہ نابالغ بچے بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اسے برائی نہیں سمجھا جاتا۔ جن گھروں میں بھی رشتوں کے بعد لڑکے لڑکی میں رنجشیں پیدا ہوتی ہیں، اور پھر جن کے گھر اور جن کے رشتے رنجشوں کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں ان کا میں نے جائزہ لیا ہے کہ ٹی وی کے بیہودہ چینلز کی آزادی، انٹرنیٹ اور لڑکے لڑکیوں کا آپس کا میل جول اور دوستیاں اس کی وجہ بنتی ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں کے بعد پھر ایسی عادتیں پڑ جاتی ہیں کہ شرافت کی زندگی گزاری ہی نہیں جاسکتی اور جو بھی شریف ماحول کا لڑکی یا لڑکا شادی ہو کر ایسے ماحول میں آتا ہے وہ کچھ عرصہ بعد ہی اس رشتے کو توڑ دیتا ہے۔

پس غور کریں، سوچیں کہ ایک طرف احمدی ہونے کا دعویٰ ہے، اُس شخص کی بیعت میں آنے کا دعویٰ ہے جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ مَیں دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ایمانوں کو مضبوط کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ لوگوں کو اعمال صالحہ پر چلانے کے لئے بھیجا گیا ہوں تو پھر اپنے عمل اُس سے بالکل اُلٹ کرنا یہ تو عجیب بات ہے۔

آج میں یہ باتیں خاص طور پر خواتین کے سامنے، لجنہ کے سامنے اِس لئے بیان کر رہا ہوں کہ یہ عورتوں کی ذمہ داری ہے۔ اُن ماؤں کی ذمہ داری ہے جن کی گود میں بچے پل رہے ہیں کہ بچپن سے ہی بچوں کے کانوں میں اچھائی اور برائی کی تمیز ڈالیں۔ بچپن سے ہی بچوں کو یہ بتائیں کہ ہم احمدی ہیں۔ اور کیوں احمدی ہیں؟ ہمارے میں اور دوسرے میں کیا فرق ہے؟

جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو نہیں مانا ان کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہم نے دنیا کو خدا کے حضور جھکنے والا بنانا ہے یا ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں تلے لانا ہے۔ لیکن یہ دعویٰ ہمارا ہے کہ ہم نے یہ کام کرنے ہیں۔ اسی طرح جو نوجوان بچیاں میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں اُن کی اپنی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے آپ کو دنیا کے لہو ولعب اور کھیل کود میں اور غلاظتوں میں نہ ڈالیں اور ان سے بچا کر رکھیں کیونکہ آئندہ قوم کی تربیت کی ذمہ داری بھی آپ پر پڑنے والی ہے۔ احمدیت یعنی حقیقی (-) نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔ اگر آپ لوگ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے اور اپنی نسلوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گی تو اس تقدیر کا حصہ بن کر دنیا و آخرت میں جنتوں کی وارث بنیں گی ورنہ اَور لوگ اس حق کو ادا کرنے کے لئے آگے آجائیں گے۔ اِس ضمن میں مَیں ماں باپ کو بھی یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں اور پہلے بھی کئی مرتبہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ ماں باپ جس طرح بچپن میں اپنے بچوں سے پیار محبت کا اور دوستانہ تعلق رکھتے ہیں، بڑے ہونے تک یہ تعلق قائم رکھیں۔ لڑکیاں ماؤں کے زیادہ قریب ہوتی ہیں۔ انہیں ہر بات ماں سے کرنی چاہئے کیونکہ وہ کرسکتی ہیں۔ ماؤں کو ان کے اندر اتنا اعتماد پیدا کرنا چاہئے کہ وہ آپ سے ہر بات کریں۔

بے شک ماں باپ کا کام اپنے لڑکے لڑکیوں کی نگرانی کرنا اور تربیت کرنا ہے لیکن لڑکیوں کی تربیت زیادہ کرنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ پھر آئندہ نسلوں کی زیادہ بہتر تربیت ہوتی ہے۔ گو اس سے بعض نوجوان بچیوں نے یہ غلط تأثر لیا ہے اور میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ لڑکیاں اس بات سے شاکی ہیں کہ ماں باپ ہمارے پر زیادہ نظر رکھتے ہیں اور لڑکوں کو کچھ نہیں کہتے۔ اگر ماں باپ اپنے گھروں میں یہ تأثر پیدا کرتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔ جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے لڑکوں کی تربیت بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی لڑکیوں کی اور لڑکوں کی تربیت میں بعض معاملات میں خاص طور پر ماں باپ دونوں کا ہاتھ ہوتا ہے اور ہونا چاہئے اور یہ بہت ضروری ہے۔ لڑکوں کی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر ہی حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی اور میں سمجھتا ہوں کہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی اس کے مخاطب ہیں۔ اگر باپ گھروں میں دینی باتیں کرتے رہیں تو بچوں کی دین کی طرف توجہ رہتی ہے۔ کئی مائیں مجھے شکایت کرتی ہیں کہ ہمارا بچہ چودہ پندرہ سال تک تو ٹھیک رہتا ہے اُس کے بعد (بیت الذکر) آنے میں بھی کمی ہوتی ہے اور دوسری جماعتی مصروفیات میں بھی کمی ہوجاتی ہے۔ یہاں باپوں کا بھی کام ہے کہ باہر کی نگرانی کریں لیکن پیار سے اور خود ماں باپ کے نمونے ایسے ہوں کہ بچے سمجھیں کہ حقیقی زندگی یہی ہے جو ہمارے ماں باپ گزار رہے ہیں۔

اور ان بچیوں کو بھی میں کہتا ہوں جن کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ ہمارے ماں باپ لڑکوں پر اتنی سختی نہیں کرتے جتنی ہمارے پر کرتے ہیں یا اتنی نظر نہیں رکھتے جتنی ہمارے پر رکھتے ہیں۔ وہ یہ یاد رکھیں کہ ہمیشہ یہ سوچا کریں کہ ماں باپ میرا بُرا سوچ رہے ہیں یا اچھا؟ اور جب آپ اِس سوچ کے ساتھ ماں باپ کی باتوں کو سُنیں گی تو سوائے استثنائی صورت کے اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ اکثر بچے یہی کہیں گے کہ ہمارے ماں باپ ہماری بہتری کا ہی سوچ رہے ہیں اور محبت کے اُس جذبے کی وجہ سے سوچ رہے ہیں جو اُن کے دل میں ہمارے لئے ہے۔

یہاں میں ایک بات اور واضح کرنا چاہتا ہوں اور اکثر میں ایسے نوجوانوں کو جو اپنی ...... اقدار بھول جاتے ہیں اور خاص طور پر پاکستانی جو اپنی اچھی معاشرتی روایات بھی بھول جاتے ہیں، یہ کہا کرتا ہوں کہ اپنے اندر اعتماد پیدا کرو کہ (-) تعلیم ہی سب سے اعلیٰ تعلیم ہے۔ یہی تعلیم تھی جس کو (-) نے جب تک اپنائے رکھا علم میں بھی ترقی کرتے رہے اور اخلاق میں بھی ترقی کرتے رہے۔ دنیا پر حکومتیں بھی اُن کے ہاتھ میں رہیں اور دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں ان سے خوفزدہ بھی رہیں۔ اور جب یہ سب کچھ جاتا رہا تو نہ علم رہا، نہ دین رہا، نہ دنیا رہی۔ اور یہ سب اس لئے ہوا کہ (-) اخلاق اور قدروں کو بھول گئے۔ عورت اور شراب کی برائیوں میں مبتلا ہوگئے۔ خودغرضی ان میں پیدا ہوگئی۔ دھوکہ اور دوعملی ان میں پیدا ہوگئی۔ عورتیں اپنا تقدس بھول گئیں۔ مرد اپنی ذمہ داریاں بھول گئے اور یہ تو اب اللہ تعالیٰ کا مسیح ومہدی کے زمانے کے ساتھ وعدہ ہے کہ ان کی اصلاح ہوگی اور اس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ مسیح موعود کے بعد خلافت کا نظام جاری رہے گا اور جب خلافت کا نظام جاری ہے تو پھر قبلے بھی درست رہیں گے۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں، عمل صالح کرنے والوں، نمازوں کا قیام کرنے والوں اور زکوۃ دینے والوں اور رسول کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ وعدہ ہے کہ خلافت کا نظام ان میں جاری رکھے گا۔ لیکن ایسے لوگ جو (-) اقدار کو چھوڑ کر کسی احساس کمتری کی وجہ سے نام نہاد ترقی یافتہ دنیا کے غلط کاموں کی پیروی کرتے ہیں وہ نہ دین کے رہیں گے نہ دنیا کے۔

کئی مرد، عورتیں میرے پاس آتے ہیں جن کو کچھ سال گزرنے کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم نے دنیا کی آزادی کو سب کچھ سمجھ کر اُسے اپنایا اور نقصان اُٹھایا۔ اور اب احساس ہوا کہ ہم غلط تھے اور ہمارے بڑے ہمیں سمجھانے والے صحیح تھے۔ پس بجائے اس کے کہ بعد میں احساس ہو، بہتر یہی ہے کہ ابھی سے خدا تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اُس تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں جس نے پندرہ سو سال پہلے بھی خشکی اور تری کے فساد کو دور کیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آخرین میں بھی اِس خشکی اور تری کے فساد کو دُور کیا اور کر رہی ہے۔

احمدیت کی تاریخ بھی ایسے کئی واقعات سے بھری پڑی ہے کہ رشوت خور اور شرابی حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کے بعد پانچ وقت کے نمازی، نوافل ادا کرنے والے اور ہمیشہ عمل صالح کی تلاش میں رہنے والے بن گئے اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ان نیکیوں پر قدم مارنے والی ہے۔ پس میں جب اس بارے میں توجہ دلاتا ہوں یا مجھ سے پہلے جو خلفاء نے توجہ دلائی تو اس لئے کہ جماعت کی طرف منسوب ہونے والا کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو نیکیوں میں ترقی کی بجائے برائیوں میں بڑھ رہا ہو۔ اگر میں بعض باتوں کی طرف سختی سے توجہ دلاتا ہوں یا بعض پر سختی کرتا ہوں تو کسی غصے یا غضبناکی کی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اور صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے یہ میرے فرائض میں داخل کیا ہے کہ ہمدردی کے جذبہ کے تحت ہر اُس شخص کو جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے، سانپ کے منہ میں جانے سے روکوں، دلی درد کے ساتھ اس کی کوشش کروں۔ اب جبکہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ پالیا ہے تو بار بار اُن راستوں کی طرف چلنے کی یاد دہانی کرواؤں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر اپنے عہد بیعت کا پاس کرتے ہوئے چلنے کی کوشش کرو تا کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے تو ایک عام احمدی سے اِس شرط پر بیعت لی ہے کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا۔ ہمدردی کا یہ تقاضا ہے کہ ہر احمدی دوسرے سے ہمدردی کرے تو میرا تو سب سے زیادہ یہ فرض بنتا ہے۔ اس لئے میں تلقین بھی کرتا ہوں اور اس کے لئے میں دعا بھی کرتا ہوں کہ ہر احمدی عورت، مرد، بچہ، جوان حضرت مسیح موعودؑ کی توقعات پر پورا اُترنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

”حقیقی جماعت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کرلی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے

کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے اُن میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ ...... اپنی خواہشات اور ارادوں، آرزوؤں کو فنا کرکے خدا کے بن جاویں۔......''

فرمایا کہ: ''یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی مابہ الامتیاز ہی نہیں ہے'' (کوئی فرق ہی نہیں ہے) ''تو پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اِن کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت میں رکھے اور اُن کو'' (جو غیر ہیں) '' ذلّت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ ....۔'' (سورۃ المائدۃ:28) (یقیناً اللہ متقیوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ انہی کی قربانیاں قبول کی جاتی ہیں۔ انہی کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں)۔

فرمایا: ''متقی وہی ہیں کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں جو منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشاتِ نفسانی کو اور دنیا و ما فیہا کو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ سمجھیں۔'' فرمایا: ''ایمان کا پتہ مقابلہ کے وقت لگتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 454-455۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ایمان کے معیار کیا ہیں؟ کیا دنیا کے رسم و رواج ہمارے ایمان پر حاوی تو نہیں ہو رہے؟ کیا دنیا کے کھیل کود اور جو تمام تفریحیں ہیں اور جس کو ہم Fun سمجھتے ہیں ہمارے ایمان پر اثر انداز تو نہیں ہو رہیں؟ کیا ہمارے دعوے اور منہ کے الفاظ ہمارے عمل سے مختلف تو نہیں؟ ہم جو دنیاوی تعلیم سے اپنے آپ کو آراستہ سمجھتے ہیں اور سمجھتی ہیں کہ ہم صحیح کو صحیح کہنے والی اور غلط کو غلط کہنے والی ہیں اور اِس کو کہنے سے نہیں جھجکتیں، کیا حقیقت میں ہم اس پر عمل کرنے والی بھی ہیں؟ پس جب اپنے جائزے لینے کی عادت پڑے گی تو اصلاح کی طرف بھی توجہ ہوگی۔

حضرت مسیح موعود پھر فرماتے ہیں کہ:

'' ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اُسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اَوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 455 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس آپ کا یہ خطاب جماعت کے ہر فرد مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے کے لئے ہے۔ عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ صرف مرد ہی اس کے مخاطب ہیں۔ پاک معاشرے کے قیام کے لئے عورت کو مردوں سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران ہے کیونکہ وہ قوم کی نئی نسل کی تربیت گاہ ہے، کیونکہ وہ جماعت کی امانت جو بچوں کی شکل میں اُن کے پاس ہے اس کی امین ہے۔ پس میں عورتوں سے کہوں گا کہ اپنے گھروں کی نگرانی کا حق ادا کریں۔ نئی نسل کی تربیت کا حق ادا کریں۔ جماعت کی امانت کا امین ہونے کا حق ادا کریں اور یہ حق تبھی ادا ہو سکتے ہیں جب حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہد بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنے والی بنیں گی۔ جب آپ کی بیعت کے مقصد کو سمجھنے والی بنیں گی۔

اسی طرح میں نوجوان بچیوں سے بھی کہتا ہوں جو پندرہ سال سے اوپر پہنچ کر اس معاشرے کے زیر اثر جس میں ہر جگہ فساد ہے اپنی انفرادیت کو بھول جاتی ہیں، اپنے مقام کو بھول جاتی ہیں، اپنے تقدس کو بھول جاتی ہیں کہ اپنے تقدس اور اپنے مقام کو سمجھیں۔ واقفات نو بچیوں نے تو دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہوا ہے اُن کے نمونے تو اعلیٰ ہونے ہی چاہئیں۔ جو بچیاں وقفِ نو میں شامل نہیں ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ اُن کو جماعت نظر انداز کرتی ہے۔ جماعت کی ہر بچی کا ایک تقدس ہے اِسے قائم رکھنا آپ کا فرض ہے۔

پس ہر احمدی بچی کا ایک مقام ہے اُس مقام کو ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے۔ بہت سی بچیاں جو اس بات کو سمجھتی ہیں اُن کے پاک نمونوں کی وجہ سے (-) میں سے بھی اور غیر...... میں سے بھی اُن کی ہم عمر بچیاں اُن سے تعلق کی وجہ سے جماعت سے تعلق رکھتی ہیں اور اُس کے نتیجے میں پھر آخر کار وہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاتی ہیں۔

پس اس حقیقت کو سمجھیں کہ یہی چیز آپ کو خدا کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گی۔ پس دنیا کی خواہشات کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اِس تعلق میں مضبوطی پیدا کرتی چلی جائیں۔ اپنے نیک نصیب ہونے اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دُعائیں بھی کریں اور بہت دُعائیں کریں۔ جب اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق جوڑیں گی تو اللہ تعالیٰ قبولیت بھی فرماتا ہے تاکہ آپ کی گودوں میں پلنے والی آئندہ نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے والی ہوں اور یہی تربیت اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہے جو بچوں کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلنے کا باعث بنے گی اور ماؤں کے لئے بھی جنت کے دروازے کھلنے کا باعث بنے گی۔

اللہ تعالیٰ سب کو اِس کی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اعمال صالحہ بجالاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جنتوں کی وارث بنتی چلی جائیں۔ آمین۔

اب دعا کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 جون 2013ء)

مکرم منیر احمد باجوہ صاحب مہدی آباد ہمبرگ جرمنی

رپورٹ مشاہدہ سیر مورخہ یکم مئی 2013ء

بمطابق پروگرام یوم سیر منجانب مجلس انصار اللہ جرمنی

اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں حضرت مصلح موعود پر جنہوں نے اپنی فراست سے جماعت کے چالیس سال سے تجاوز کر جانے والے طبقہ کی روحانی، جسمانی صحت و توانائی کو فعال اور متحرک رکھنے کے لئے ایک ایسی تنظیم بنائی جس کا نام انصار اللہ ہے۔ انصار اللہ جرمنی کے شعبہ صحت جسمانی نے ہمیں یوم سیر منانے کا بہت مفید اور دلچسپ پروگرام دیا۔ سیر کرنا علاوہ دیگر فوائد کے سنت انبیاء بھی ہے۔ اس لئے ہم نے اس کے دوہرے دوہرے مفاد سے اپنی جھولیاں بھریں۔ ثواب بھی اور صحت بھی۔

جان سے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے تابع بننے والا یہ پروگرام بے حد دلربا ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اس دن موسم بھی بہت خوشگوار تھا۔ شدید سردی اور یخ بستہ ہواؤں کے ناقابل برداشت طویل عرصہ کے بعد ایسا روشن اور چمکدار دن دیکھنا نصیب ہوا۔ شائد یہ دن بھی حسب معمول سُستی بے دلی اور کاہلی کی نظر ہو جاتا اگر قیادت صحت جسمانی انصار اللہ ہمیں متحرک نہ کرتی۔ سیر کا پروگرام بناتے وقت اور گھر سے نکلتے وقت خاکسار کے دل میں یہ خیال بار بار موجزن تھا کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں جن کے سر پر ایک نہایت ہی قیمتی وجود امام وقت موجود ہے اور ہماری ہی بھلائی کے لئے اس کی دوربین نگاہ کتنی گہرائیوں تک جا کر ہمارا درد رکھتی ہے۔ سیر شروع کی تو قدرت کے عجائبات ایک سے بڑھ کر ایک سامنے آتے گئے۔ اس دن چھٹی تھی سڑکوں اور گزرگاہوں پر زیادہ بھیڑ نہیں تھی۔ کہیں کہیں دور فاصلے پر کوئی ضعیف العمر جوڑی چہل قدمی کرتی ہوئی نظر آتی جو کوئی یکا و تنہا تھا اس نے کتے کو ہی اپنے ہمراہ لے لیا۔ ہوا اس قدر صاف اور شفاف تھی کہ اس میں سانس لیتے ہوئے یوں محسوس ہوتا تھا کہ جی بھر کر ساری کی ساری کو اپنے اندر اُنڈیل لیا جائے۔ ساتھ ساتھ سیر کی تیز رفتاری کے باعث اس قسم کی تازہ ہوا کی طلب پہلے سے بڑھ کر ہوتی تھی۔ بدن میں پسینہ کی موجودگی کے ساتھ اس قسم کی فضاء کا ہلکا پھلکا سا تصادم من میں حسین امتزاج پیدا کر دیتا تھا۔ اردگرد تا حد نگاہ سبزہ ہی سبزہ دکھائی دے رہا تھا گرد آلود بگولوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ لباس خاک آلودہ نہیں ہوا کہ اسے جھاڑنے کی نوبت آتی۔ درخت و نباتات اس سلیقہ اور صفائی سے اپنی جگہ پر پُرسکون ایستادہ تھے کہ گویا اپنے پیدا کرنے والے کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ گاہے گاہے بادِ بہاری اٹھکیلیاں کرتی تو وہ ایک جنبش مستانہ سے جھومنے لگتے۔ پرندے ان پر بڑے سکون کے ساتھ بے خوف و خطر بسیرا کئے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ آج وہ بھی فارغ ہیں اور یوم سکون منا رہے ہیں۔ سناٹا تھا کہ اس نے چاروں طرف اپنا سایہ پھیلا رکھا تھا۔ ہاں کبھی کبھار کسی پرندے کی ہلکی سی چہچہاہٹ اس سناّٹے کو چیرتی ہوئی دل و دماغ میں اتر جاتی۔ اکاّ دکاّ گاڑی پاس سے گزرتی تو خاموشی سے اپنا دامن سمیٹ کر گزر جاتی۔ نہ کوئی اس کی گیس کی آواز اور نہ ہی اس کا ہارن۔ اس کو دیکھ کر دل میں خیال گزرتا کہ کہاں گیا وہ معروف جملہ کہ ''ہارن دو راستہ لو'' کوئی سائیکل سوار بغیر آہٹ کے جب پاس سے گزر جاتا تب کہیں جا کر پتہ چلتا کہ اوہ یہ سائیکل سوار اچانک کہاں سے آدھمکا؟ نہ اس کے مڈگارڈ کا شور اور نہ اس کے دیگر اعضاء کی چیخ و پکار۔ یہ کیسی سائیکل ہے؟ سڑک بھی ایسی ہموار کہ اس میں گڑھا نام کو بھی نہیں ورنہ اس کے گڑھے ہی کسی سواری کی آمد کا ڈنکا بجا دیتے۔ ریلوے لائن کے دونوں اطراف بلند حفاظتی آہنی جنگلے کسی ہوشمند ہمدرد انسانیت قوم کے ہونے کی گواہی دے رہے تھے۔ ریل گاڑی چند قدموں پر قریب پہنچ کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتی۔ اس کی بدولت ربوہ سکول کے زمانہ کی یاد دل میں انگڑائیاں لینے لگتی جب سکول کے راستے میں آتے جاتے دور بہت دور سے ہی کالے ریلوے انجن کی آمد آمد اور چنگھاڑ سنتے ہی ہم جیسا ہر راہگیر اس کی دید کی تمنا لئے بصد احترام رک جاتا اور اس وقت تک اپنے قدموں سے نہ ہلتا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو جاتا۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ دن صرف بدنی یا جسمانی سیر اور شادمانی کا ہی دن نہیں تھا بلکہ ہماری روحانی راحت و تسکین کا بھی بے پناہ وسیلہ تھا۔ ظاہری سیر کے ساتھ ساتھ ماضی کی سہانی یادوں اور گزری ہوئی دلچسپیوں کے ہجوم کو ساتھ لے کر چلنے کا دن بھی ثابت ہوا۔ پورا ایک گھنٹہ سیر کر کے گھر پہنچا۔ نہا دھو کر تازہ دم ہوا۔ پھر سَیر کے بعد سیر ہو کر کھانا کھایا۔ اس سیر کی لذت مستی اور خمار کا رنگ کچھ ایسا چڑھا کہ اب روزانہ ہی سیر کرنے کی عادت ہوگئی ہے۔

عورتوں پر مظالم کی دلدوز داستان

خواتین کے لئے سب سے برا ملک ایک جائزہ رپورٹ کے مطابق دنیا میں خواتین کیلئے بدترین ملک سیرالیون ہے۔ یہاں خواتین کی اوسط عمر محض 43 سال رہ گئی ہے۔ سبب یہ ہے کہ انہیں اپنی زندگی میں نہایت ظالمانہ سلوک کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ اس داستان کا مزید دردناک حصہ یہ ہے کہ اگر کسی خاتون کا گینگ ریپ ہو جاتا ہے تو اس کا شوہر اسے چھوڑ دیتا ہے، اس کے اپنے ماں باپ، بہن اور بھائی بھی اسے مسترد کر دیتے ہیں جبکہ ریپ کرنے والے کو کوئی پوچھتا ہی نہیں۔

جہاں 12 برس کی عمر ہی میں لڑکی بیاہ دی جاتی ہے نیپال میں لڑکی کو بارہ برس کی عمر میں بیاہ دیا جاتا ہے۔ اگر وہ 18 برس کی عمر میں بھی غیر شادی شدہ رہ جائے تو پھر اس کے گھر والے ہی اسے لڑکیوں کے سمگلروں کے حوالے کر دیتے ہیں جو اسے جنسی استحصال کی دنیا میں پھینک دیتے ہیں۔ زچگی کے دوران اموات یہاں بھی کم نہیں ہوتیں۔ جادو ٹونے کی دنیا بھی خواتین کے لئے ہلاکت خیزی لاتی ہے۔ یہاں بھی وہی تصور غالب ہے کہ عورتوں کو کیوں تعلیم دی جائے۔ ایسے میں اگر وہ گھریلو تشدد سے جان چھڑانے کے لئے گھروں سے نکل کھڑی ہوں تو ان کے پاس دو وقت کی روٹی کھانے کے لئے بھی عصمت فروشی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ایشیائی خطے میں نیپال کا ریکارڈ خواتین کے خلاف جرائم کے ضمن میں سب سے برا ہے۔ یہاں بھی غیرت کے نام پر قتل کے واقعات بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔

جہاں خواتین ہزار سال پرانی زندگی گزار رہی ہیں پاپوا نیوگنی کی خواتین آج بھی ایک ہزار سال پرانی زندگی ہی گزار رہی ہیں۔ انہیں تعلیم حاصل کرنے کا حق نہیں ہے اور معاشی خودمختاری کا حق تو اس سے بھی دور کی بات ہے۔ جیسے ہی وہ بالغ ہوتی ہیں، شادی کر دی جاتی ہے۔ ایڈز میں مبتلا ہونے والی خواتین کی تعداد مردوں سے چار گنا زائد ہے۔ یہاں ہر سال ڈیڑھ سو سے زائد خواتین جادوگروں کے ہتھے چڑھ کے ہلاک ہو جاتی ہیں۔

سیاحوں کیلئے جنت مقامی عورتوں کیلئے جہنم اگرچہ ہیٹی اپنی غربت اور پرانی روایات کے باوجود سیاحوں کے لئے بہترین مقام تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہ خواتین کے لئے جہنم جیسا علاقہ ہے۔ ان کی اکثریت اپنے گھروں میں ہی بچوں کو جنم دیتی ہے۔ جبکہ اس وقت کوئی ڈاکٹر یا نرس بھی قریب نہیں ہوتی۔ یہاں بھی لڑکیوں کو تعلیمی اداروں کے قریب پھٹکنے کی اجازت نہیں ہے۔ 50 فیصد لڑکیاں اپنی زندگی میں جنسی درندگی کا شکار ضرور ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس ملک میں خواتین کو ہراساں کرنے یا انہیں درندگی کا نشانہ بنانے پر تین برس قبل قانون سازی ہو چکی ہے تاہم درندوں کو ایسے کسی قانون کی کوئی پرواہ نہیں۔

جہاں لڑکیوں کو منحوس سمجھا جاتا ہے بھارت خواتین کے ساتھ بدترین جنسی امتیاز برتنے کے حوالے سے کافی بدنام ہے۔ بچیوں کو دوران حمل قتل کر دینے کی شرح بہت زیادہ ہے۔ سبب یہ ہے کہ بھارت میں لڑکوں کے بارے میں تصور رائج ہے کہ وہ خاندان کو خوشی عطا کرتے ہیں جبکہ لڑکیوں کو نحوست قرار دیا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق گزشتہ بیس برسوں میں چار کروڑ سے زائد بچیاں دوران حمل یا وضع حمل کے بعد قتل کر دی گئی ہیں۔ رحم مادر میں یا اس دنیا میں آنے کے بعد قتل ہونے سے جو بچیاں زندہ بچ جاتی ہیں ان میں سے (یونیسف کے اعداد و شمار کے مطابق) 47 فیصد کی شادی نوعمری میں کر دی جاتی ہے۔ ایسا شہروں اور دیہاتوں، دونوں جگہوں پر ہو رہا ہے۔ پوری دنیا میں نوعمری میں ہونے والی شادیوں میں بھارت کا حصہ 40 فیصد ہوتا ہے۔

بھارتی پولیس کے ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں خواتین کے خلاف جرائم کی شرح انتہائی بلند ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ بھارت جیسے ممالک میں رجسٹرڈ کیسز سے کئی گنا زیادہ کیس رجسٹرڈ ہی نہیں ہوتے۔ سرکاری اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ہر سال ڈرامائی طور پر ان جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مجموعی رجسٹرڈ کیسز میں سے آدھے سے زیادہ کا تعلق ملازمت کی جگہوں پر جنسی طور پر ہراساں کرنے سے ہوتا ہے۔ جہیز نہ لانے کے ''جرم'' میں خواتین گھریلو تشدد کا نشانہ بنتی ہیں، انہیں خودکشی پر مجبور کر دیا جاتا ہے یا پھر انہیں قتل کر دیا جاتا ہے۔ ہر روز گھریلو تشدد کے واقعات زیادہ متوسط یا اس سے نچلے طبقے کے گھرانوں میں ہوتے ہیں۔ کم سن بچیوں کے اغواء کے واقعات عام ہیں۔ ان بچیوں کو جنس کی منڈی میں بھیجا جاتا ہے یا پھر گھروں میں کام پر مجبور کیا جاتا ہے اور بہت سوں سے فیکٹریوں میں جبری مشقت لی جاتی ہے۔ صرف ممبئی میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد خواتین جسم فروشی پر مجبور ہیں۔ گھروں میں لڑکیوں کو لڑکوں سے کم غذا دی جاتی ہے۔ دنیا میں زچگی کے دوران ہونے والی اموات کا جائزہ لیا جائے تو بھارت دوسرے نمبر پر آتا ہے۔ 42 فیصد بچے ڈاکٹر یا نرس کی نگرانی میں پیدا ہوتے ہیں۔ باقی سب گھریلو یا محلے کی خواتین کے ہاتھوں ہی جنم لیتے ہیں۔ اگر وہ خطرے میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو انہیں بچانے کی کوئی تدبیر نہیں ہوتی۔ یو این ڈی پی ہیومن ڈویلپمنٹ رپورٹ کے مطابق 88 فیصد حاملہ خواتین انیمیا (خون میں سرخ ذرات کی کمی) کا شکار ہو جاتی ہیں۔

مرد خوراک چھپاتے ہیں کہ بیوی اور بیٹی کے ہاتھ نہ لگ جائے تیسری دنیا کے بہت سے ممالک کی طرح نائیجیریا میں خواتین مردوں کے ظالمانہ تسلط میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ انہیں بدترین تشدد سے گزرنا پڑتا ہے اور وہ کسی کو مدد کے لئے بھی نہیں بلا سکتیں۔ دوران وضع حمل انہیں کسی قسم کی طبی سہولیات میسر نہیں ہوتیں۔ نائیجیریا قحط میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ مرد خوراک چھپا کے رکھتے ہیں جس کی وجہ سے خواتین اپنے بچوں کو کچھ بھی کھلانے یا پلانے سے قاصر ہوتی ہیں۔ عالمی ادارے جو امدادی خوراک یہاں بھیجتے ہیں، کچھ مرد اسے ہتھیا کر، انتہائی مہنگے داموں فروخت کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے گھر والوں کو بھی اس سے فائدہ نہیں اٹھانے دیتے۔ چنانچہ اب یونیسف جیسے اداروں نے براہ راست خواتین کو امداد دینا شروع کر دی ہے۔ تاہم بہت سے مقامات پر یونیسف کو بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔ نائیجیریا میں 70 فیصد خواتین کے لئے باپ، بھائیوں، شوہروں کے ہاتھوں تشدد، معاشرے کے دیگر مردوں کی جنسی درندگی کا نشانہ بننا معمول کی بات ہے۔ اب تو انسانی حقوق کے ادارے بھی اس کا نوٹس نہیں لیتے۔ ایک سے زائد بیویوں کے حامل شوہر اچانک کسی بات پر مشتعل ہو کر بیوی کو گھر سے باہر نکال دیتے ہیں۔ وہ بیچاری ساری رات گھر کے باہر بیٹھ کر گزار دیتی ہے۔ طلاقیں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ جج خاتون کا موقف سنے بغیر طلاق دلوا دیتا ہے۔ اگر کوئی خاتون پولیس سٹیشن جاتی ہے تو وہاں اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ تم غلط کار عورت ہو، تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، تم اسی کی مستحق تھی۔ اگر وہ اپنے خاندان والوں سے شوہر کے ہاتھوں تشدد کا ذکر کرتی ہے تو وہ بھی اسے ہی برا بھلا کہتے ہیں بالخصوص اگر بیٹی کی شادی ماں باپ نے کی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی عورت تشدد کا نشانہ بنتی ہے تو وہ اپنی ماں کو بھی اس سے آگاہ نہیں کرتی۔ اگر کوئی ایسا کر بھی لے تو ماں بیٹی کو چپ رہنے کا کہہ کر شوہر سے معاملات بہتر کرنے کی نصیحت کرنے بیٹھ جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی لاچار خاتون کا مقدر شوہر کے ہاتھوں ہلاکت ہی ہوتا ہے اور شوہر کی طرف قانون بھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ اگرچہ حقوق نسواں کے کچھ ادارے تشدد کا نشانہ بننے والی عورتوں کے لئے مراکز قائم کر رہے ہیں لیکن کوئی عورت ان مراکز کے قریب سے گزرنے سے بھی ڈرتی ہے۔ یہاں خواتین میں شرح خواندگی صرف 15 فیصد ہے۔

(سنڈے ایکسپریس 29 /اپریل 2012ء)

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ کی ایک ناصرہ عزیزہ انیسہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 3/اگست 2013ء کو عزیزہ انیسہ منور کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ محترم غلام مصطفیٰ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچی سے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی نے اب قرآن مجید کا ترجمہ سیکھنا شروع کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم کا حقیقی علم عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے حقائق و معارف سے منور فرمائے اور ان کو قرآن کریم کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم وزیر علی پُھل صاحب آف گھمبٹ خیرپور سندھ حال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کھرل آف گھمبٹ خیرپور سندھ حال مقیم برسبین آسٹریلیا گزشتہ ایک ہفتہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ تین بوتل خون دیا جا چکا ہے مگر طبیعت سنبھل نہیں رہی۔ پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا ہے۔ کچھ دن پہلے دماغ کا بھی آپریشن ہوا تھا۔ احباب سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

13 ستمبر 2013ء

12:30 am	فیتھ میٹرز اور ہومیو پیتھی
2:10 am	ترجمۃ القرآن
4:00 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
5:05 am	عالمی خبریں
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے خطاب
7:20 am	ہومیو پیتھی اور اس کے معجزے
7:50 am	جاپانی سروس
8:10 am	ترجمۃ القرآن کلاس اور کسر صلیب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اور یسرنا القرآن
11:55 am	بیت الذکر بیت المجیب
12:45 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ اور انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل اور درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	غزوات النبیؐ تلاوت قرآن کریم اور یسرنا القرآن
7:35 pm	بنگلہ پروگرام اور مرہم عیسیٰ
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء اور یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	بیت الذکر بیت المجیب

14 ستمبر 2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک اور دینی فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء اور راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں، تلاوت قرآن کریم اور یسرنا القرآن
5:55 am	بیت الذکر بیت المجیب
8:20 am	راہ ہدیٰ اور لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات
11:55 am	جلسہ سالانہ یوکے 2008ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:45 pm	سوال وجواب 20 مئی 1995ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس اور خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم اور الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس اور سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل اور عالمی خبریں
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے

15 ستمبر 2013ء

12:35 am	فیتھ میٹرز اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ، سٹوری ٹائم اور خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم، درس ملفوظات اور الترتیل
6:20 am	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے اور سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 ستمبر 2013ء اور سیمینار سیرت النبی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اور یسرنا القرآن
11:55 am	بستان وقف نو 13 مارچ 2011ء
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال وجواب 15 اگست 1999ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس اور خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اور یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ 13 ستمبر 2013ء
7:10 pm	Shotter Shondhane اور بستان وقف نو
9:15 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام اور کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن، عالمی خبریں
11:20 pm	بستان وقف نو اور Beacon of Truth (سچائی کا نور)

16 ستمبر 2013ء

1:40 am	الاسکا۔ ڈسکوری پروگرام
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اور یسرنا القرآن
6:05 am	بستان وقف نو اور الاسکا۔ ڈسکوری پروگرام
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء، ریئل ٹاک اور لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس اور الترتیل
12:00 pm	افریقن ڈنر 2011ء
12:55 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	حسن بیان
2:00 pm	فرنچ پروگرام 25 جنوری 1999ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس۔ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 جون 2013ء
4:00 pm	تامل سروس اور سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اور الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 2007ء
7:00 pm	بنگلہ سروس اور تامل سروس
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ، الترتیل اور عالمی خبریں
11:25 pm	افریقن ڈنر 2011ء اور ریئل ٹاک

تقریب آمین

❁ مکرم متین احمد شہزاد صاحب مینیجر مسلم کمرشل بینک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مناحل متین عمر 4 سال 8 ماہ نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 2 اگست 2013ء کو خاکسار نے گھر میں بچی کی آمین کروانے کا انتظام کیا اور بچی سے اس کی دادی جان مکرمہ مسز احمد حسن صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ اسٹیڈیم روڈ سرگودھا نے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ محترمہ سائرہ متین صاحبہ کو نصیب ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں

❁ جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اگست 2013ء مبلغ -/120 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کردیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

سیل ۔ سیل ۔ سیل

لان بھی لان

وردہ فیبرکس

کی طرف سے تمام لان کی ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے آئیں اور جلد فائدہ اٹھائیں۔

ریٹ آپ کی منشاء کے مطابق

بالمقابل الائیڈ بینک چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

0333-6711362, 047-6213883

MULTICOLOR INTERNATIONAL

SPECIALIST IN ALL KINDS OF: Printing & Advertising

Email: multicolor13@yahoo.com

Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400

www.multicolorint.com

ربوہ میں طلوع وغروب 2 ستمبر

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	6:34

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

سیل ۔ سیل ۔ سیل

لان کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے

ورلڈ فیبرکس

ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی

کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری

الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش

● پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں

● فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ

● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں

نزد مریم ہسپتال ربوہ

پرنسپل الصادق بوائز: 0476214399

KOHISTAN STEEL

DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS

Talib-e-Dua: Mian Mubarik Ali

FR-10